شیخ الجامعہ

کراچی یونیورسٹی، کراچی

۲۸/مارچ ۲۰۰۵ء

پیغام

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی حاصل ہوئی کہ ششماہی رسالہ ''الاستاذ'' انٹرنیشنل اساتذہ کرام میں تصنیفی و تحقیقی ذوق کو فروغ دینے کے لئے شائع ہو رہا ہے یہ وقت کی اہم ضرورت ہے اور چار زبانوں میں مضامین کی شمولیت سے رسالہ کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ اس کا پہلا شمارہ خاص سیرت النبیؐ کے حوالہ سے ہے، جس میں عہد حاضر کے اہم ترین مسئلہ ''مذہبی رواداری'' کو موضوع بحث بنایا گیا ہے اور ریسرچ کے اصولوں پر اہل قلم کے مضامین شائع کئے جا رہے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں یہ رسالہ امت مسلمہ بالخصوص اساتذہ کرام کی رہنمائی کا ذریعہ بنے گا۔

(پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی)

دفتر شیخ الجامعہ، جامعہ کراچی، کراچی-۷۵۲۷۰، پاکستان

فون: ۹۲۴۳۱۹۵ / ۹۲۴۳۱۹۷ فیکس: ۹۲۴۳۲۰۳ ای میل: vc@ku.edu.pk ویب سائٹ: www.ku.edu.pk

آفس ڈسٹرکٹ آفیسر ایجوکیشن (کالجز)
سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کراچی

''پیغام برائے تحقیقی مجلّہ''

یہ امر میرے لئے باعث مسرت ہے کہ اساتذہ کرام نے تصنیفی اور تحقیقی ذوق کو فروغ دینے کے لئے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ ایک رسالہ ششماہی العلوم انٹرنیشنل کا اجراء عمل میں لا رہی ہے۔ جس میں علوم اسلامیہ پر اردو، عربی، انگریزی اور سندھی زبانوں میں مقالات شائع کیے جائینگے۔

بلاشبہ ایک آج کے دور میں اساتذہ کرام میں تصنیفی اور تحقیقی ذوق کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے کسی ملک کی تعمیر و ترقی و خوشحالی کے لئے تعلیم اور تعلیمی اداروں کو کلیدی حیثیت حاصل ہے اور تعلیمی اداروں میں بالخصوص علوم اسلامیہ سے وابستہ اساتذہ کرام پر ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے بدقسمتی سے ماضی میں علوم اسلامیہ کے اساتذہ کی کارکردگی اور کردار انکے مقدس مرتبے اور مقام کے اعتبار سے متاثر کن نہیں رہے ہیں۔ علوم اسلامیہ کے اساتذہ کی مشترکہ کاوشوں سے رواداری و یکجہتی کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اور ہمارے کالجوں میں علوم اسلامیہ کی تعلیم کے یکساں طریقے کار (Uniform Teaching Methods) اور معیار تعلیم میں بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس سلسلے میں انجمن اساتذہ سیمینار اور ریفریشر کورسز کا انعقاد کر کے اس مقصد کے حصول میں معاون اور مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اس طرح کالجوں کو مثالی درس گاہیں بنایا جا سکتا ہے۔

ڈسٹرکٹ آفیسر ایجوکیشن برائے کالجز کراچی ہر کالج میں طلباء کی رہنمائی کے لئے اساتذہ و طلباء کی مشاورت کا انتظام کر رہا ہے۔ جس میں علوم اسلامیہ کے اساتذہ ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

میں انجمن کی کاوشوں پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور توقع کرتا ہوں انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کی سرگرمیاں محض رسمی کارروائی کی حد تک اساتذہ کے معیار کی واقعی بہتری [illegible] فکر میں ہم آہنگی کے لئے عملی اقدامات کریگی۔ جس کی عصر حاضر میں اشد ضرورت ہے۔

پروفیسر محمد اصغر خان
ڈسٹرکٹ آفیسر ایجوکیشن (کالجز)
سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کراچی

مورخہ 9 اپریل 2005ء

ادار یہ:

عہد حاضر اور ہم

آج سے ایک سال قبل کچھ احباب نے عہد حاضر کی مناسبت سے ایک تحقیقی مجلہ کے اجراء کا تقاضا کیا اس تقاضہ پر غور وفکر کے لئے میرے گھر پر ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد صاحب، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب، پروفیسر شعیب اختر صاحب، پروفیسر محمد مشتاق صاحب، مولانا سعید احمد صدیقی صاحب، پروفیسر مولانا بدرالدین صاحب، پروفیسر محمد بلال صاحب، پروفیسر مولانا محمد صالح صاحب مرحوم و دیگر احباب نے شرکت کی جس میں مجلہ سے متعلق متعدد امور طے پائے حسب وعدہ تمام احباب نے مضامین لکھنے شروع کر دیئے لیکن میری دیگر مصروفیات کے سبب رسالہ کی تیاری مؤخر ہوتی رہی جولائی 2004ء میں انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے ساتھیوں کے سامنے جب اس رسالہ کا ذکر ہوا تو دیگر اساتذہ کرام نے بھی رسالہ کے اجراء کی جانب توجہ دلانا شروع کر دی اب الحمدللہ یہ رسالہ آپ کے ہاتھ میں ہے، رسالہ کے اجراء میں تاخیر کی ایک وجہ حکومت سے NOC حاصل کرنا بھی تھا، پانچ ماہ صرف اسی میں صرف ہوئے پہلے صوبائی گورنمنٹ نے ہمیں ''الاستاذ'' کے نام سے NOC دے دیا تھا جس پر ہم نے پیغامات بھی وصول کئے بعد میں فیڈرل گورنمنٹ نے اس نام پر NOC نہیں دی جس کی وجہ سے تیار شدہ رسالہ کا نام تبدیل کر کے ''علوم اسلامیہ'' رکھا گیا ہے اس مجلّہ میں جو خوبیاں ہیں وہ اللہ کا فضل اور احباب کا خلوص ہے جو کمی یا کمزوری ہے، اس کا میں ذمے دار ہوں، یہ رسالہ ہجری سال کے مطابق محرم تا جمادی الثانی اور رجب تا ذی الحجہ نکلا کرے گا پہلا شمارہ سیرت النبی ﷺ پر دوسرا عام موضوعات پر مشتمل ہوگا، اس رسالہ کے اجراء، میں تمام احباب نے مکمل تعاون کیا ہے بالخصوص پروفیسر شعیب اختر صاحب نے NOC کے لئے مولانا مفتی محمد نعیم صاحب چانسلر جامعہ بنوریہ انٹرنیشنل نے طباعتی اخراجات کے لئے جناب مرزا مامون بیگ صاحب نے رسالہ کی ترتیب وتدوین میں تعاون

کیا ان کے ساتھ جناب عبد الماجد پراچہ اور سید قادر معین بابر کا بھی ذکر کروں گا جس پر میں دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں جناب ڈاکٹر شبیر احمد صاحب (آسٹریلیا) کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے ہر موقع پر مکمل تعاون کیا خصوصاً انجمن کی ویب سائٹ بنانے کے سلسلے میں اور نعمان صاحب بھی شکریہ کے مستحق ہیں، جنہوں نے ویب سائٹ بنانے اور مجلّہ کو ویب سائٹ پر دینے میں خاصی محنت کی ہے،

تحقیقی مجلّہ کے اجراء کا مقصد اساتذہ میں تصنیفی ذوق کو فروغ دینا سیرت طیبہ ﷺ کو عام کرنا ملک وملت اسلامیہ کی ترجمانی کی ذمہ داری ادا کرنا ہے۔

منفعت ایک ہے اس قوم، نقصان بھی ایک — ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک — کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں — کیا زمانہ میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

ان ہی مقاصد کو فروغ دینے کے لئے 15-01-05 کو میں نے انجمن کی جانب سے بحیثیت چیف آرگنائزر ایک سیمینار کا اہتمام کیا تھا جس میں بڑی تعداد میں اساتذہ کرام نے شرکت کی اور مقالات پیش کیے (جنہیں انشاء اللہ اگلے شمارے میں شائع کیا جائے گا) سیمینار کی عنوان تھا۔

''اصول تحقیق، تصنیف، تالیف، کالم نگاری اہداف وطریقہ کار''

اب انشاء اللہ ۲۴ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ مطابق ۴ رمئی ۲۰۰۵ء کو بمقام جناح یونیورسٹی برائے خواتین ناظم آباد میں ایک روزہ **''صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس''** کا اہتمام کیا جارہا ہے اسی تقریب میں مجلّہ کا اجراء بھی ہوگا۔

اس کے علاوہ انجمن کی ویب سائٹ پر اسلامیات سے وابستہ پروفیسر خواتین و حضرات کے نام اور کالجز کے کوائف دیئے گئے ہیں جن کے نام نہیں شامل ہوسکے ہیں وہ لکھ کر دے دیں تاکہ ان کے نام بھی شامل کردئے جائیں، ویب سائٹ پر یہ مجلّہ بھی جاری کردیا گیا ہے۔ جس کا دنیا بھر کے افراد مطالعہ کرسکتے ہیں۔ ویب سائٹ یہ ہے

www.auicks.org

عہد حاضر کی مناسبت سے پہلا خصوصی شمارہ پیش خدمت ہے جو سیرت النبی ﷺ کے اہم ترین پہلو مذہبی رواداری، روشن خیالی، اعتدال پسندی، انتہاء پسندی، دہشت گردی، اور بنیاد پرستی کے تناظر میں مرتب ہوا ہے اور اس میں بہترین اہل قلم نے مدلل انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

قارئین کرام سیرت طیبہ ﷺ کا مطالعہ تمام سیرتوں سے بے نیاز کرسکتا ہے لیکن تمام عظیم ہستیوں کی سوانح وسیرت کا مطالعہ آپ ﷺ کی سیرت سے بے نیاز نہیں کرسکتا۔

ملاؤ ہاتھ سبھی صلح و آشتی کے لئے — پڑھے لکھے ہو تو آؤ قلم کو ہاتھ میں لو
نکل نہ جائے کہیں وقت ہاتھ سے بے دام — کرو نہ دیر سفیر حرم کو ہاتھ میں لو
تمہارے ہاتھ قلم ہوگئے تو کیا ہوگا — ہے اب بھی وقت رہ محتشم کو ہاتھ میں لو
پکڑ لو ایسا راستہ فلاح مل جائے — تم اپنے پاؤں سے نقش قدم کو ہاتھ میں لو
پکڑلو ایسا راستہ فلاح مل جائے — تم اپنے پاؤں سے نقش قدم کو ہاتھ میں لو
بچاؤ راہزن وقت سے کتاب حیات — حدیث پاک شفیع الامم کو ہاتھ میں لو.
خدا کے واسطے اپنے قلم کو ہاتھ میں لو

لیکن کون ایسا باکمال مصور ہے جو اپنے موئے قلم کی جنبشوں سے نواح عرب کے ایک پاکباز نوجوان کی تصویر کھینچے جس کی حیاء سے دنیا پارسائی کا سبق لے جس کے لب قہقہہ سے ناآشنا ہوں جس کا ہلکا تبسم اندھیرے کو اجالا کردے۔

شاعر مضامین کے دریا سے موتی نکال نکال کر وقت گذارتا ہے، بہادر خون کی ہولی کھیلنے میں عمر کھوتا ہے اور عاشق کسی آہوئے صحرا کے خیال میں صبح سے شام کردیتا ہے دنیا کے بے کاروں کے لئے یہی اہم کام ہیں جو عمر کھو کر بھی انجام نہیں پاتے، علم جو اصلی جوہر ہے اس سے تمام عرب محروم تھا۔ محسن انسانیت کے ذریعے علوم کا مرکز قرآن کریم ہمیں نصیب ہوا اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ملی جس کا اعتراف کرتے ہوئے اختر رضوانی سیتہ پال (ہندو) لکھتے ہیں:

سچ ہے تیرے اطوار کا ثانی نہ ملا — اس صدق کا ایثار کا ثانی نہ ملا
ویسے تو ملے لاکھ نقوش تازہ — لیکن تیرے کردار کا ثانی نہ ملا

سیرت النبی ﷺ کے مفہوم کی وسعت

سیرت النبی ﷺ کے زیرعنوان عموماً فقط نبی کریم ﷺ کی سوانح وتعلیمات زیر بحث لائی جاتی ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس کا دائرہ زیادہ وسیع ہے شاہ عبد العزیزؒ نے تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

جو کچھ ہمارے پیغمبر اور حضرات صحابہ کی عظمت اور ان کے وجود سے متعلق ہو جس میں آنحضرت کی پیدائش سے وفات تک واقعات بیان کیے گئے ہوں وہ سیرت ہے۔

(عجالہ نافعہ، شاہ عبد العزیز محدث دھلوی مترجم ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی نور محمد کتب خانہ، کراچی، ۱۹۶۴ء/ص ۱۴، ۴۸)

اس تعریف میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ صحابہ بالخصوص خلفاء راشدین کی سوانح کو بھی سیرت النبی کا حصہ قرار دیا گیا ہے، اس کی تائید مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تعریف سے بھی ہوتی ہے، فرماتے ہیں:

حدیث کی یہ تعریف کی جاتی ہے کہ رسول اللہ کے اقوال و افعال اور واقعات جو ان کے سامنے پیش آئے لیکن ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی لیکن بعضوں نے اس سے آگے بڑھ کر پیغمبر کے اقوال و افعال کو بھی اس فن کے ذیل میں شامل کرلیا ہے،

(تدوین حدیث مولانا مناظر احسن گیلانی مجلس نشریات اسلام کراچی ۱۹۹۷ء/ص ۸)

خود امام بخاریؒ نے اپنی کتاب کا جو نام رکھا ہے اس سے بھی ان دونوں تعریفات کی تائید ہوتی ہے۔

الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ وایامه

امور رسول اللہ میں سیرت اور ایام میں اس زمانے کے جملہ حالات جس میں بالخصوص صحابہ کے حالات شامل ہیں سیرت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ (ایضا بحوالہ بالا ص ۹)

اسی مذکورہ مفہوم کے تناظر میں مضامین تیار کروائے گئے ہیں اس خصوصی شمارے کو میں اپنی ''انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ'' کے مرحوم نائب صدر ''پروفیسر مولانا محمد صالح صاحب بنی باغ گورنمنٹ ڈگری کالج، جو کہ میرے زیر نگرانی وفاقی اردو یونیورسٹی

سے پی ایچ ڈی کرر ہے تھے“ کے نام منسوب کرتا ہوں اور دعاء گو ہوں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے مجھے یقین کامل ہے ہم سیرت طیبہ ﷺ کی پیروی کر کے دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی حاصل کر سکتے ہیں جیسی کامیابی صحابہ کرام کو حاصل ہوئی تھی یقین جانئے ہمارے لئے اپنے شاندار ماضی پر فخر کرنا اس وقت تک بے سود ہے جب تک ہم ایک ایسے مستقبل کا تعین نہیں کر لیتے جو ہمارے ماضی کی شایان شان ہو، اور وہ صراط مستقیم ہمیں قرآن اور سیرت طیبہ سے ملا ہے۔

ہمارا کام کوشش کرنا اور اپنے پیغام کو پہنچا دینا ہے کامیابی یا ناکامی اللہ کے ہاتھ میں ہے ارشاد ربانی ہے:

ان اللہ لا یضیع اجر المؤمنین۔

جب اپنا قافلہ عزم و یقین سے نکلے گا
جہاں سے چاہیں گے رستہ وہیں سے نکلے گا
وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقیں ہے چشمہ یہیں سے نکلے گا

(ڈاکٹر پروفیسر صلاح الدین ثانی)

ہدیۂ عقیدت

(شیخ الادب، مفتی اعظم مولانا اعزاز علی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ)

مَالَهُ مِنْ مَّلْجَاءٍ اَوْ مَوْئِلٍ　　غَيْرَ بَابِ الّسِدِ الْمَوْلىٰ الاَجل
سَيِّدُ السَّادَاتِ فَخْرُ الاَنْبِيَاء　　مُكَمَّلُ التَّوْحِيْدِ مَحَاءُ الْمِلَلِ
لُذْبِبَابِ الْمُصْطَفىٰ خَيْرَ الْوَرىٰ　　ملْجاء لَمكْرُوْبِ مِفْتَاحَ الْعُضَل
وَاقْرَعِ الْبَابَ مُلِحّاً مُذْمِناً　　مَنْ اَدَمَ الْقَرْعَ لا بُدَّ يَصِل
لُذْبِاعْطَافِ الْمُرَجّى وَاعْتَصِمُ　　تَحْرَزِ النُّعمىٰ كَمالاً ذالجَمَلِ

۱۔ ایسے عاصی کا کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ عظیم الشان سردار اور آقائے نامدار ﷺ کے دروازے کے سوا کہیں نہیں۔

۲۔ تمام سرداروں کے سردار، تمام انبیاء کے لئے باعثِ فخر ہیں توحید کو کامل کرنے والے اور ادیانِ باطلہ کو مٹانے والے ہیں۔

۳۔ اس برگزیدہ ذات کے دروازے کی پناہ پکڑ، جو تمام مخلوق سے بہتر ہے، غمگین کے لئے جائے پناہ، پریشانیاں دور کرنے کی کنجی ہیں۔

۴۔ اگر تیری بداعمالیوں کی وجہ سے فتح باب میں تاخیر ہو تو مایوس نہ ہونا بلکہ اس دروازے کو ہمیشہ بالحاح وزار کھٹکھٹا تا رہ، کیونکہ جو شخص اس دروازے کو ہمیشہ کھٹکھٹائے جاتا ہے وہ ضرور گھر میں پہنچ کر رہتا ہے۔

۵۔ اس ذات کی پناہ پکڑ جو ساری مخلوق کے لئے امید گاہ ہے اور ایسی پناہ پکڑ جیسی کہ اونٹ نے پکڑی تھی اور انہیں کا دامن پکڑ، تا کہ تیرے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔